47352 (1)
ط

بخدمت اقدس جناب مفتی صاحب جامعہ دار العلوم کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ بندہ بذریعہ NET ایک کام

شروع کرنا چاہتا ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :-

کام کی تفصیل :-

Cyber Online Jobs.net کے نام سے ایک کمپنی ہے جس کا کام

انٹرنیٹ پر کام مہیا کرنا ہے جو مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں، اسمیں سے

ایک کام [redacted] کے نام سے ہے، جس میں Webpage پر مختلف

اشتہارات آتے ہیں جن کا دورانیہ ایک منٹ کا ہوتا ہے ایک منٹ

مکمل ہونے کے بعد اس Webpage پر 4 (چار عدد) Box بنے ہوئے

آتے ہیں اور ان چار میں سے دو Box میں الگ الگ جبکہ دو Box

میں ایک ہی طرح کے دو نمبر ہوتے ہیں، پس جو دو ایک طرح کے نمبر ہوتے

ہیں ان کو ٹھیک کرکے click کرنا ہوتا ہے، اور اس کا مقصد کمپنی کی تشہیر ہے

کیونکہ جس کمپنی کا Webpage کھلتا ہے اس کی تشہیر ہوتی ہے۔

چنانچہ اس طرح ہمیں کبھی 100، کبھی 150 اور کبھی 80 Websites

مکمل کرنا ہوتی ہیں اور کل ہمیں 500 Websites مہیا کی جاتی ہیں جس میں

Scanned by CamScanner

سے ہمیں اوپر دی گئی تعداد منتخب کرنا ہوتی ہے، مگر ان میں سے کچھ websites پر غیر شرعی تصاویر اور اشتہارات سامنے آتے ہونگے جو کہ ہمیں معلوم نہیں، اندازہ اس وجہ سے ہے کہ اس کمپنی پر جو websites رجسٹرڈ ہوتی ہیں ان میں سے اکثر Multi National کمپنیاں ہیں، اور اس ایجنٹ کے بقول جس کے ذریعہ سے ہم کام شروع کرینگے اس کا کہنا ہے کہ جس کمپنی کی Advertise کھلے گی وہ اسی شخص کو نظر آئیگی جو اسے کھولیگا، اس کے ذریعہ کسی دوسرے کو تشہیر نہیں ہوگی یعنی اس اشتہار کو کھولنے والا مستقل معاملہ نہیں ہو رہا۔ (واضح رہے کہ ہمارا مقصد ان غیر شرعی تصاویر کو دیکھنا نہیں بلکہ آمدنی حاصل کرنا ہے)۔

اس طرح پر website پر click کرنے پر Points ملتے ہیں اور 250 مرتبہ click کرنے پر ایک ڈالر ملتا ہے۔

(1) مندرجہ بالا کام کی نوعیت بیان کرکے پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ اس کام کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

۲) اس پر غیر شرعی تصاویر کا کیا حکم ہے؟

۳) اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کا کیا حکم ہے؟

برائے مہربانی شرعی معلومات سے مستفید فرمائیں

بینوا توجروا

جزاکم اللہ خیرا

(نوٹ): مزید وضاحت کیلئے کمپنی کے کام کے طریقہ کی کاپی بھی استفتاء کے ساتھ منسلک کی جاتی ہے

المستفتی

محمد یامین بن محمد یاسین

موبائل نمبر: 0322-2708371

دار الافتاء

مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں

علی اصغر صاحب

فون نمبر: 03132777420

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

1) مذکورہ ویب سائٹ پر نشر ہونے والے اشتہارات اگر ایسی کمپنیوں کے ہیں جن کا اصل کاروبار جائز ہے، نیز ان اشتہارات میں خواتین بھی نہ ہوں تو انہیں دیکھ کر پیسے کمانا جائز ہے، البتہ اگر یہ اشتہارات ایسی کمپنیوں کے ہیں جن کا اصل کاروبار ناجائز ہے تو ان سے پیسے کمانا ناجائز ہے اور جن اشتہارات میں بے پردہ خواتین ہوں تو انہیں دیکھنے سے اجتناب لازم ہے۔ (تبویب نمبر ۱۳۳۹/۹۸)

2) جائز نہیں۔

3) جائز ہے، البتہ ناجائز تصاویر دیکھنے سے اجتناب ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بلال احمد قاضی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ

۶ اپریل ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ

۲/۵/۱۴۳۲ھ

دارالافتاء

فتوی نمبر: ۱۳/۱۳۵۰

مفتی

Scanned by CamScanner

باسمہ تعالیٰ

کیا فرماتے ہیں مفتیان عظام درجہ ذیل مسائل کے بارے میں؟
بینوا توجروا

① زید نے ایک گھر خریدا لیکن قابل رہائش نہیں ہے۔ اس میں کچھ ترمیم کی ضرورت ہے لیکن پیسہ نہیں ہے۔ چنانچہ زید کے دوست بکر نے یہ راستہ بتلایا کہ میں بنک سے سودی قرض لیتا ہوں باوجود کہ یہ حرام ہے۔ لہذا اگر چاہیئے، تو اپنے نام سے بنک سے سودی قرض لوں اور عاریۃً آپکو دونگا۔ آپکو جتنا دونگا مجھے اتنا واپس کرو اور سود کی رقم خود ادا کرونگا۔ تو کیا زید کیلئے بکر سے اس قسم کا قرض لینا درست ہے؟

② فرانس کا قانون ہے کہ جانور کو مذبح ہی میں ذبح کرنا چاہیئے۔ لیکن عید الاضحی کے موقع پر مسلمان کی رعایت ہوتی ہے بشرطیکہ ہر جانور کی ایک متعین تعداد مذبح میں لے جایا جائے۔ اس شرط پر مسلمان اپنے گھروں میں جانور ذبح کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ایک کمیٹی ہر سال کچھ جانور خریدتی ہے اور جس کو چاہیئے ان سے جانوروں میں حصہ لیتے ہیں۔ اگر جانور بچ جائے تو نفل کی نیت سے ان کو ذبح کیا جاتا ہے۔ اس سال مسئلہ یہ ہوا کہ ایک آدمی کے نام پر دو حصہ لکھے گئے ایسا اسکے نام پر دو حصہ رکھے گئے ایک بیل میں۔ ذبح کے بعد پتہ چلا کہ ان کو ایک ہی حصہ چاہیئے تھا اور دوسرا حصہ کا پیسہ بھی نہیں دے سکتا ہے۔ تو کیا اس بیل کی قربانی درست ہے اور زائد حصہ کا کیا حکم ہوگا؟ اس آدمی کیلئے زائد حصہ کا [illegible] کمیٹی کی طرف سے ہوگا؟

فتوی نمبر ۲۱/۱۶۷۲
مورخہ

Scanned by CamScanner

دار الافتاء

باسمہ تعالیٰ

(۳) کیا فرماتے ہیں علماء شرع متین اس سوال کے بارے میں؟

Advertise

کپڑے کیلئے با تصویر ادورٹیس (ADVETICE) کرنا کیسا ہے؟

(۱) انٹرنیٹ پر ہو کر ڈیجیٹل تصویر کی شکل میں ہوگی (DIGITAL IMAGE)

(۲) اخبار میں

تصویر ہم نہیں بناتے ہیں بلکہ کپڑا سپلائی والے کو تصنیع کر ہمیں SUPPLY

کرتا ہے۔ اور ہم دکان و انٹرنیٹ پر شائع کرتے ہیں

بینوا توجروا۔ والسلام

(جواب منسلک ہے)

19061

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلّياً

(۱)۔۔۔ واضح رہے کہ سودی لین دین قرآن وسنّت کی صریح نصوص کے مطابق حرام ہے، قرآن وحدیث میں اس پر سخت وعیدیں آئی ہیں، اس لئے سودی قرضہ لینا اور اس کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے لہٰذا مسئولہ صورت میں اگر بکر زید کے کہنے پر بینک سے سودی قرضہ لیتا ہے تو ایسی صورت میں زید اور بکر دونوں گناہگار ہوں گے لیکن اگر بکر خود ہی سودی قرضہ لینا چاہے تو صرف بکر ہی گناہگار ہوگا یعنی بکر کا زید کے واسطے سودی قرضہ لینا جائز نہ ہوگا، البتہ ایسی صورت میں بھی زید پر لازم ہے کہ بکر کو سودی قرضہ لینے سے روکے اور منع کرے، تاہم اگر زید کے منع کرنے اور روکنے کے باوجود بکر نے سودی قرضہ لے کر زید کو دے دیا تو ایسی صورت میں زید کے لئے قرضہ کی رقم استعمال کرنے کی فی نفسہٖ گنجائش ہوگی، کیونکہ قرض کی یہ رقم حرام نہیں، اس پر زید کا سود ادا کرنا حرام ہے۔

القران الكريم: [البقرة : ٢٧٨ ، ٢٧٩]

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ }

دار الافتاء

مسند الحارث - (١ / ٥٠٠)

عن عمارة الهمداني قال: سمعت عليا يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «كل قرض جر منفعة فهو ربا».

مشكاة المصابيح :(٢/١٣٤)

عن جابر رضي الله عنه قال : لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا وموكله وكاتبه وشاهديه وقال : " هم سواء " . رواه مسلم،

مشكاة المصابيح - (٢ / ١٣٨)

وعن عبد الله بن حنظلة غسيل الملائكة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " درهم ربا يأكله الرجل وهو يعلم أشد من ستة وثلاثين زنية " . رواه أحمد والدارقطني،وروى البيهقي في شعب الإيمان عن ابن عباس وزاد : وقال : " من نبت لحمه من السحت فالنار أولى به "

.10062

Scanned by CamScanner

(۲)۔۔۔سوال نمبر (۲) کی تحریر صاف نہیں ہے اور سوال بھی پوری واضح نہیں ہے کہ یہاں اس آدمی کی طرف سے دو حصے کس نے لکھوائے اور غلطی کس کی ہے ؟اور کمپنی نفل قربانی کس کی طرف سے کرتی ہے ؟لہٰذا پوری صورتحال واضح طور پر لکھ کر بھیج دیں، انشاءاللہ جواب دیا جائے گا۔

(۳)۔۔۔واضح رہے کہ کپڑے کیلئے ایسا اشتہار بنانا جس میں کسی جاندار کی تصویر ہو حرام اور ناجائز ہے۔اور اگر وہ عورتوں کی نیم عریاں تصاویر پر مشتمل ہو تو اس کی برائی اور گناہ اور زیادہ ہو جاتا ہے، لہٰذا مسئولہ صورت میں اگر آپ لوگ کسی جاندار کی تصویر کے اشتہار کا پرنٹ نکال کر اخبار وغیرہ میں شائع کرتے ہیں تو یہ جائز نہیں اگرچہ آپ لوگ خود تصویر نہیں بناتے بلکہ کمپنی بنا کر شائع کرتی ہے لیکن اگر کسی جاندار کی تصویر کا اشتہار صرف انٹرنیٹ پر شائع کیا جائے اور اس میں کوئی اور ناجائز بات نہ ہو جیسے عورتوں کی تصاویر پر وغیرہ پر تو ایسی صورت میں چونکہ یہ تصویرِ مُحرّم کے حکم میں نہیں، اس لئے ایسے اشتہارات کا شائع کرنا فی نفسہٖ جائز ہے۔

صحيح البخاري (٧/ ١٦٨)

عن عائشة، رضي الله عنها: أنها اشترت نمرقة فيها تصاوير، فقام النبي صلى الله عليه وسلم بالباب فلم يدخل، فقلت: أتوب إلى الله مما أذنبت، قال: «ما هذه النمرقة» قلت: لتجلس عليها وتوسدها، قال: " إن أصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة، يقال لهم: أحيوا ما خلقتم، وإن الملائكة لا تدخل بيتا فيه الصورة ".

شرح النووي على مسلم (١٤/ ٨١)

قال أصحابنا وغيرهم من العلماء تصوير صورة الحيوان حرام شديد التحريم وهو من الكبائر لأنه متوعد عليه بهذا الوعيد الشديد المذكور في الأحاديث وسواء صنعه بما يمتهن أو بغيره فصنعته حرام بكل حال لأن فيه مضاهاة لخلق الله تعالى وسواء ما كان فى ثوب أو بساط أودرهم أو دينار أو فلس أو إناء أو حائط أو غيرها.

تكملة فتح الملهم:(١٦٤/٤)

اماالتلفزيون والفديوفلا شك فى حر مة استعمالها بالنظر الى ما يشتملان عليه من المنكرات الكثيرة .....ولكن هل يتأ تى فيهما حكم التصوير بحيث اذا كان التلفزيون والفيديو خاليا من هذه المنكرات باسرها هل يحرم بالنظرالى كونه تصويرا؟فان لهذاالعبدالضعيف عفا الله عنه فيه وقفة وذلك لان الصورة

10C63

Scanned by CamScanner

المحرمة ما كانت منقوشة او منحوتة بحيث يصبح لها صفة الاستقرار على شئ وهى الصورة التى كان الكفار يستعملونها للعبادة- **اما الصورة التى ليس لها ثبات واستقرار وليست منقوشة على شئ بصفة دائمة فانها بالظل أشبه منها بالصورةويبدو أن صورة التلفزيون والفيديو لا تستقرعلى شئ فى مرحلة من المراحل الا اذاكان فى صورة"فيلم"فان كانت صورة الانسان حية بحيث تبدوعلى الشاشةفى نفس الوقت الذى يظهرفيه الانسان أمام الكيمرافان الصورة لاتستقر على الكيمراولاعلى الشاشةوانماهى اجزاء كهربائية،تنتقل من الكاميرا الى الشاشة وتظهرعليها بصورتهاالاصلى،ثم تفنى وتزول**....وعلى هذافتنزيل هذه الصورة منزلةالسورة المستقرة مشكل.........والله سبحانه وتعالى اعلم

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

۲ صفر/محرم الحرام/۱۴۳۶ھ

احسان اللہ عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

۶/صفر المظفر/محرم الحرام/۱۴۳۶ھ

۲۹/نومبر/۲۰۱۴ء

الجواب صحیح

۶/۲/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح

محمد ... عفی عنہ

۶/۲/۱۴۳۶ھ

دار الافتاء